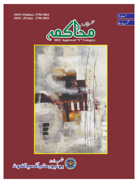

علمی و تحقیقی مجلہ "محاکمہ" یونیورسٹی آف سیالکوٹ

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

طالب حُسین ہاشمی، ریسرچ اسکالر پی ایچ ڈی اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ پاکستان

ڈاکٹر سید شیراز علی زیدی، نگران اُمور شعبہ اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ پاکستان

مقبوضہ کشمیر میں فکرِ اقبال کے حوالے سے بشیر احمد نحوی کی تعلیمات کا تحقیقی، تنقیدی و توضیحی مطالعہ

A research, critical and descriptive study of the teachings of Bashir Ahmad Nahvi regarding the thought of Iqbal in Occupied Kashmir

Talib Hussain Hashmi , Research Scholar, Ph.D.IqbalStudeies,AIOU,Islamabad.Pakistan

Dr.Syed Sheraz Ali Zaidi, In charge, Department of Iqbal Studies, AIOU, Islamabad. Pakistan

ABSTRACT

Bashir Ahmed Nahvi is a respected writer, critic and researcher of Occupied Kashmir (India) who has deep affection for Urdu and Iqbal. He has the same power on both speech and writing. Bashir Ahmad Nahvi is known and famous as Hafiz-e-Kalam-e-Iqbal. He promoted Iqbaliat magzine by organizing various conferences and seminars in occupied Kashmir. Magazine "Iqbaliyat" edited by Bashir Ahmed Nahvi and Nine volumes were also published. Bashir Ahmed Nahvi published Six books on the title of Iqbaliyat. He compiled nine books. He received his Ph. D degree (Iqbal aur Tasawuf) which he got the opportunity to learn about Iqbal's philosophical thoughts and ideas. He is so impressed by Iqbal's thoughts, Philosophy and teachings that he has established Iqbal Academy in Occupied Kashmir for the purpose of popularizing Iqbal's knowledge and a comprehensive program of organizing seminars on various topics about Iqbal and authoring and compiling books. He has made So Far Seventy M. Phil and Ph. D thesis have been written under his supervision.

Keywords: Conferences, Seminars, Compiled, Tasawuf, Opportunity, Established.

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

بشیر احمد نحوی مقبوضہ کشمیر کے قابلِ قدر ادیب، نقاد اور محقق ہیں جنھیں اُردو اور اقبال سے گہرا لگاؤ ہے۔ اُنھیں تقریر و تحریر دونوں پر یکساں قدرت حاصل ہے۔ بشیر احمد نحوی حافظِ کلامِ اقبال کے نام سے معروف و مشہور ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں فکرِ اقبال کی ترویج کے لیے مختلف کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کر کے اقبالیات کو فروغ دیا۔ بشیر احمد نحوی کی ادارت میں مجلّہ "اقبالیات" کے ۷ شمارے بھی شائع ہوئے۔ بشیر احمد نحوی کی چھ کُتب اقبالیات کے موضوع پر شائع ہوئیں۔ اُنھوں نے ۷ کتابیں بھی مرتب کیں۔ اُنھوں نے اقبال انسٹی ٹیوٹ سری نگر سے "اقبال اور تصوف" کے موضوع پر مقالہ تحریر کر کے ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ پھر اقبالیات کے اِسی موضوع کو وُسعت دیتے ہوئے "اقبال اور تصوف" پر پی۔ ایچ۔ ڈی اقبالیات کی ڈگری نمایاں نمبروں میں حاصل کی جس کی بدولت اُنھیں اقبال کے فلسفیانہ افکار و نظریات سے آگاہی کے مواقع میسر ہوئے۔ وہ اِقبال کے فکر و فلسفہ اور تعلیمات سے اس قدر متاثر ہیں کہ اُنھوں نے اقبال کا عرفان عام کرنے کی غرض سے مقبوضہ کشمیر میں اقبال اکیڈمی قائم کی ہے اور اقبال کے بارے مختلف موضوعات پر سیمیناروں کے انعقاد اور کتابوں کی تصنیف و تالیف کا جامع پروگرام بنایا ہے۔ بشیر احمد نحوی کی نگرانی میں اب تک سَتّر سے زیادہ طلبا و طالبات پی ایچ ڈی اور ایم فل اقبالیات کے مقالات لکھ چکے ہیں۔

جنوبی کشمیر کا قصبہ بجبہاڑہ اپنی آغوش میں صدیوں سے تہذیب و تمدن، شعر و ادب اور دینی علوم سے وابستہ متعدد دانشوروں، عُلما اور شاعروں کو جنم دے چکا ہے۔ تاریخی شواہد سے یہ بات واضح ہے سیکڑوں سال پہلے بجبہاڑہ ہندووں اور بدھ مذاہب کا مرکز رہ چکا ہے اور یہاں چین، تبت، لداخ اور وسطی ایشیا سے علم و دانش کے متلاشی پیدل سفر طے کر کے اس سرچشمہ علم و آگہی سے فیض یاب ہو کر واپس لوٹتے تھے۔ بجبہاڑہ زمانہ قدیم سے تمدن و ثقافت اور علم و آگہی کا مرکز رہا ہے اور آج بھی اعلیٰ علمی روایات کا یہ مرکز اپنی انفرادی آن بان اور شان و شوکت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ چناں چہ کشمیر میں بجبہاڑہ اِسلامی علوم کا اہم گہوارہ بنا رہا اور یہاں تقریباً ساڑھے تین سو سال پہلے ابو الفقراء حضرت بابا نصیب الدین غازیؒ کی تشریف آوری اور پھر ان کے یہاں پر اَبدی مسکن اختیار کرنے کے نتیجے میں بجبہاڑہ نے علمی اور دینی اعتبار سے وادی کے اکثر قصبہ جات پر فوقیت حاصل کی۔

کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ اُردو سے وابستہ ایک ذہن اور فطین نوجوان بشیر احمد نحوی ہیں، جنھیں اُردو اور اقبال سے گہرا لگاؤ ہے۔ اُنھیں تقریر و تحریر دونوں پر یکساں قدرت حاصل ہے۔ اُن کی قوتِ حافظہ کا یہ عالم ہے اُنھیں علامہ اقبال کے اُردو اور فارسی

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

کلام کا بیشتر حصّہ حفظ ہے اور یہ اُن کی اس دلچسپی کا نتیجہ ہے جو اُنھیں طالب علمی کے زمانے میں علامہ اقبال سے محبت پیدا ہو گئی تھی اور آگے چل کر عقیدت اور عشق کا رُوپ اختیار کر گئی۔ مولانا سید محمد اشرف اندرابی لکھتے ہیں:

> "وادیٔ کشمیر کا قصبہ بجبہاڑہ عِلم و اَدب کا بہترین مرکز ہے۔ دورِ اسلام میں عِلم و فن اور شعر و ادب کی روایت کا تسلسل اس کے باکمال فرزندوں نے بحال رکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اِسلامی علوم کی تبلیغ و ترویج میں بہترین خدمات سر انجام دیں"(1)

گزشتہ سوڈیڑھ سو سال کی تاریخ پر نظر دوڑا کر ہمیں درجنوں عالم، فاضل، شاعر، فقیہہ، مفتی، حافظ اور قاری اپنے شعبوں میں زبردست دست گاہ رکھتے نظر آتے ہیں۔ بابا نصیب الدین غازی کے صحن میں ایک اندازے کے مطابق تیس سے زائد حفاظ کرام مدفون ہیں اور صحن کے اندر اور باہر درجنوں پیرانِ طریقت اور داعیان رشد و ہدایت آرام فرما ہیں۔ ایک صدی کے عرصے میں ہمیں یہ چند شخصیتیں افق علم و ادب پر جلوہ افگن اور راہِ طریقت و طہارت میں نمایاں صفات کی حامل نظر آتی ہیں۔ یہ سبھی شخصیات دنیائے فانی سے رحلت کر چکی ہیں۔

پیر عبدالقدوس شاہ، خضر بابا مقبل، محی الدین مہدی، قمرالدین خاکی، عبدالاحد ناظم، غلام مصطفٰی زیرک، مفتی محمد عبداللہ، مفتی محمد مقبول، مفتی احمد اللہ، شمس الدین مقبل، نورالدین ناظمی، منشی خیر اللہ، پیر غلام حسن خاکی، پیر حبیب اللہ ہمدانی، منشی غلام نبی ڈار اور فی الوقت قصبہ بجبہاڑہ علم و ادب سے گہرے ربط و تعلق رکھنے والی چند ممتاز شخصیتوں سے متمول اور مالا مال ہے۔ ان میں پروفیسر غلام محمد شاد، غلام حسن نحوی، پروفیسر ڈاکٹر قاضی احمد اللہ، پروفیسر عبدالغنی شاہ، سید رسول پونپر، مولانا غلام رسول، جناب مفتی غلام نبی، محمد یوسف زیرک، جناب غلام مصطفٰی رفیق، مفتی ضیا الحق ناظمی، غلام نبی شاہ مخمور، ماسٹر رفیع الدین بودا، غلام نبی زرگر، عبدالعزیز شاہ، سیف الدین پنڈت، ماسٹر موہن لال آش، ماسٹر محمد شفیع شاہ اور غلام حسن ڈار ممتاز حیثیت کی حامل شخصیات ہیں۔ قصبہ بجبہاڑہ کی زیارت گاہ بابا نصیب الدین غازیؒ کے عقب میں خانوادہ خواجہ نحوی تین سو سال سے سکونت پذیر ہے۔ اس گھرانے کے ساتھ دینی، علمی، اصلاحی اور ادبی تاریخ وابستہ ہے۔ زمانے کے نشیب و فراز نے اگرچہ حوصلوں کو پست کیا لیکن بجبہاڑہ کی مردم خیز بستی کے زیرک، ذکی الحس شخصیتوں نے ہر دور میں اپنی ہمہ جہت، فنی، اَدبی، عِلمی و عملی سرگرمیوں کا مظاہرہ کر کے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا ہے۔ اسی قصبہ بجبہاڑہ میں سکونت پذیر نحویوں کے گھرانے میں بشیر احمد نحوی 16 فروری 1955ء کو پیدا ہوئے۔

اس حوالے سے ڈاکٹر بدرالدین بٹ رقمطراز ہیں:

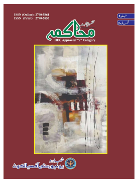

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"بشیر احمد نحوی 16 فروری 1955ء کو مقبوضہ کشمیر کے ضلع اسلام آباد کے تاریخی اور مردم خیز قصبے بجبہاڑہ میں ایک مشہور علمی و ادبی گھرانے میں پیدائش ہوئی "(2)

مفتی ضیاء الحق ناظمی نحوی "نحوی" خاندان پر روشنی ڈالتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

"قصبہ بجبہاڑہ میں عُلوم شرقیہ اِسلامیہ سے دِلی رُغبت و نسبت کی وجہ سے نحوی خاندان کو منفرد مقام حاصل ہے۔ علوم شرقیہ اِسلامیہ میں صَرف و نحو، تفسیر، علمِ حدیث، منطق، فقِہ، علم الکلام وغیرہ اس خانوادہ میں دوسرے عِلمی خاندانوں اور خانوادوں کی طرح نسلاً بعد نسلاً منتقل ہوتا آیا ہے"(3)

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد نحوی کے والد غلام حسن نحوی کا شمار وادی مقبوضہ کشمیر کے جید علمائے دین میں ہوتا تھا۔ اُن کو عربی ، فارسی، اُردو اور کشمیری زبانوں پر عبور کامل حاصل تھا۔ غلام حسن نحوی (مرحوم) نے دَرس و تدریس کو وظیفہ حیات بنا کر نصف صدی سے زیادہ عرصے تک تبلیغ دین سے عوام کو مُستفید کیا۔ سید محمد مجید اندرابی ان کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"مولانا غلام حسن نحوی نہ صرف ایک بہترین مدرس اور قابل مبلغ تھے بلکہ شاعری میں یدِ طُولیٰ رکھتے تھے۔ بلکہ یوں کہیے شاعری بھی ان کی طبیعت کا اہم حصہ تھی"(4)

بشیر احمد نحوی کے والدِ محترم غلام حسن نحوی (مرحوم) وسیع المطالعہ تھے وہ مختلف اسلامی تحریکوں کے لٹریچر پر اچھی نظر رکھتے تھے۔ تفسیر جلالین، تفسیر کشاف، تفسیر ابن کثیر اور تدبر قرآن (امین احسن اصلاحی) سے کافی متاثر تھے۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کے تفہیم القران کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ سمجھتے تھے۔ عُلمائے دَیوبند میں مولانا نانوتوی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا محمود الحسن، مولانا انور شاہ کاشمیری اور قاری محمد طیب کو عربی عُلوم اور احادیث پر ان کی گہری دسترس پر داد تحسین دیتے تھے ۔ عُلمائے بریلوی میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے عِشق رسول اکرم ﷺ کے بے پناہ مداح تھے ۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے کارناموں کا اکثر تذکرہ کرتے تھے۔

مرحوم غلام حسن نحوی کے والد بزرگوار یعنی بشیر احمد نحوی کے دادا مرحوم مولانا غلام مصطفیٰ مصفاؔ ایک معتبر عالمِ دین ہونے کے علاوہ ایک قادر الکلام شاعر اور محقق بھی تھے ۔ مولانا غلام مصطفیٰ مصفاؔ کی چالیس ہزار ابیات پر مشتمل اُن کی مثنوی (تاریخ الانبیاء) تین جلدوں میں چھپ چکی ہے ان کے والد خواجہ محمد بھی اپنے زمانے میں واعظ و تبلیغ کے علاوہ یونانی طبابت میں کامل مُہارت رکھتے تھے۔ اِس طرح یہ سلسلہ چلتے چلتے خواجہ محمد سے پیر محمد ارشد تک اور ان کے والد محمد حمزہ تک پہنچتا ہے، جو خُود سری نگر

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

کے رہنے والے تھے اور قصبہ بجبہاڑہ میں بطورِ خانہ داماد سکونت پذیر ہوئے تھے۔ بشیر احمد نحوی خود اپنے حسب و نسب کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

> "آپ کے (یعنی دادا کے) والد بزرگوار کا اسم گرامی خواجہ محمد تھا جو وعظ و تبلیغ کے علاوہ یونانی طبابت میں کامل مُہارت رکھتے تھے۔ آپ قطب وقت جناب پیر قدوس کے فرزند ارجمند تھے۔ پیر قدوس حافظِ قرآن اور عالم باعمل ہونے کے ساتھ اِنتہائی خلوت پسند تھے۔ آپ خانقاہ فیض پناہ بابا نصیب الدین غازی میں اِمامت کے فرائض سَر اِنجام دینے کے علاوہ ہر ماہ قرآن پاک کا ایک نُسخہ تحریر فرماتے تھے"(5)

غلام حسن نحوی کا انتقال 2012ء میں ہوا۔ ان کی تدفین بابا نصیب الدین غازی کے متصل تین سو سال پرانی جامع مسجد کے داہنے صحن میں ہوئی ہے۔ بشیر احمد نحوی عِلمی، اَدبی، مذہبی اور ادبی خاندان کے فرزند ہیں۔ اپنے والد بزرگوار غلام حسن نحوی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اُنھوں نے ثانوی درجے کا امتحان مقامی اسکول سے پاس کیا۔ 1973ء میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے گورنمنٹ ڈگری کالج اسلام آباد (آ۔۔ ناگ) میں میں داخلہ لیا۔ پروفیسر شوریدہ کاشمیری لکھتے ہیں:

> "بشیر احمد نحوی نے گورنمنٹ ڈگری کالج اِسلام آباد میں سے جہاں میں اُردو پڑھایا کرتا تھا۔ اُنھوں نے بی۔اے کا امتحان 1975ء پاس کیا"(6)

بشیر احمد نحوی زمانہ طالب عِلمی میں عِلمی اور اَدبی مذاکروں میں شرکت کرتے تھے بل کہ کالج میگزین کی اِدارت بھی کی۔

جان محمد آزاد اپنی کتاب "جموں کشمیر کے اُردو مصنفین" میں بشیر احمد نحوی کے حوالے سے ایک مختصر مضمون میں لکھتے ہیں:

> "ادب کا ذوق اسلام آباد کالج کے رسالے میں پروان چڑھا۔ بشیر احمد نحوی اس رسالے "ویری ناگ" کے 1973ء تا 1975ء تک ایڈیٹر بھی رہے۔ کالج کے دوران بشیر احمد نحوی کے مضامین روزنامہ "آفتاب" میں بھی شائع ہوتے رہے۔"(7)

بشیر احمد نحوی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ بشیر احمد نحوی صحیح معنوں میں اِقبال کے عاشق، مقلد اور نقیب ہیں۔ ان کو علامہ اقبال کا سارا کلام اُردو اور فارسی میں زبانی یاد ہونے کی وجہ سے "حافظِ کلامِ اقبال" کے نام سے مشہور ہیں۔ 1975ء میں بشیر احمد نحوی نے بی۔اے کا امتحان پاس کیا اور اعلیٰ تعلیم کے لیے کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی میں داخلہ لیا لیکن انگریزی ادب سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور انھوں نے انگریزی کے سفر کو چھوڑا اور اُردو کے سفر کو اپنا بنالیا اور اقبالیات میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

پروفیسر شوریدہ کاشمیری لکھتے ہیں:

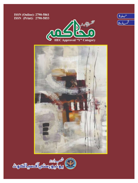

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی میں داخلہ لیا لیکن انگریزی اَدب سے مانوسیت نہ ہونے کی وجہ انگریزی کو ترک کیا اور پھر انگریزی سے اُردو کی طرف منتقل ہوئے"(8)

بشیر احمد نحوی نے ایم۔اے اُردو امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا اور اس کے بعد تین سال تک اسلامیہ حنفیہ کالج اسلام آباد میں بطور مدرس کام کرتے رہے۔ڈاکٹر بدر الدین بٹ لکھتے ہیں:

"پوسٹ گریجویشن کے تین سال تک اسلامیہ حنفیہ کالج اسلام آباد میں اُردو لیکچرر کی حیثیت سے اپنے علم و عرفان سے نوجوانانِ قوم کے اَذہان کو منور کرتے رہے"(9)

علم و تحقیق کے ساتھ والہانہ ذوق و شوق کے تحت بشیر احمد نوی نے اقبال انسٹی ٹیوٹ میں ریسرچ کے لئے داخلہ لیا اور پروفیسر کبیر احمد جائسی کی نگرانی میں "اقبال اور تصوف" پر مقالہ لکھ کر ایم۔فل کی ڈگری حاصل کی۔پھر اسی موضوع کو وُسعت دیتے ہوئے اقبال انسٹی ٹیوٹ میں پروفیسر آلِ احمد سُرور مرحوم اور پروفیسر ضیاء الحسن فاروقی مرحوم کی مشترکہ راہ نمائی میں "اقبال اور تصوف" پر مقالہ لکھ کر پی۔ایچ۔ڈی اقبالیات کی ڈگری حاصل کی۔ڈاکٹر بدر الدین بٹ رقم طراز ہیں:

"ایم۔فل کے بعد بشیر احمد نحوی کا تقرر سری نگر کے دور درشن پروگرام میں بحیثیت اسسٹنٹ پروڈیوسر ہوا۔یہاں انھوں نے کئی سال خدمات سرانجام دینے کے بعد اپنی استعداد اور صلاحیت کا لوہا منوایا مگر اقبالیات کے ساتھ غیر معمولی وابستگی بل کہ عشق نے ان کو اس ادارے سے رخصت لینے پر مجبور کر دیا اور اقبال انسٹی ٹیوٹ کشمیر میں پروفیسر آلِ احمد سُرور مرحوم اور پروفیسر ضیاء الحسن فاروقی مرحوم کی مشترکہ راہ نمائی میں "اقبال اور تصوف" کے موضوع پر مقالہ تحریر کر کے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری سے سرفراز ہوئے"(10)

بشیر احمد نحوی کو اقبال کے فلسفیانہ افکار و نظریات سے آگاہی کے مواقع میسر ہوئے وہ اقبال کے فکر و فلسفہ اور تعلیمات سے اس قدر متاثر ہیں کہ اُنھوں نے مقبوضہ کشمیر میں اقبال کا عرفانِ عام کرنے کی غرض سے کشمیر میں اقبال اکیڈمی قایم کی ہے ۔چناں چہ اس اکیڈمی کے پہلے سربراہ کا تقرر کیا گیا جن کا نام مرزا عارف بیگ تھا اور سیکریٹری کے فرایض کی ذمہ داری بشیر احمد نحوی خود سرانجام دیتے رہے۔اقبال اکیڈمی کا مقصد اشاعت کتب، سیمیناروں، مباحثوں اور مجالس مذاکرہ وغیرہ کے ذریعے تعلیمات اقبال کو اُن کے صحیح تناظر میں عام کرنا ہے۔کلام اقبال کی تشریح و تعبیر باہر سے درآمد شدہ نظریات کی روشنی میں نہیں بل کہ حیات، اِنسان اور کائنات کے بارے میں علامہ اقبال کے اپنے واضح اور غیر مبہم بیانات کی روشنی میں اور اس نظریہ زندگی اور نظام فکر کے مطابق کرنا ہے۔

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

پروفیسر بشیر احمد نحوی نے اقبال اکیڈمی کی بدولت مقبوضہ کشمیر میں مختلف کانفرنسیں، سیمینارز اور مباحثے منعقد کر کے اقبال فہمی کو عوامی تحریک میں بدل دیا۔ بشیر احمد نحوی ایک متحرک اور سیمابی طبیعت کے مالک ہیں۔ ان کا اوڑھنا، بچھونا اقبالیات ہی ہے۔ چناچہ اکثر آپ اقبالیات پر مختلف عنوانات کے تحت مختلف مرکزی جگہوں پر بڑی بڑی تقریبیں منعقد کرنے میں نہایت کامیاب وکامران رہے۔

1989ء کو عام روش سے ہٹ کر بشیر احمد نحوی نے دُوردَرشن کی مسحورکن (Glamorous) ملازمت ترک کر کے کشمیر یونی ورسٹی کے شعبہ اُردو کی لیکچررشپ کو ترجیح دی۔ اس شعبہ میں قریباً سات سال اپنے فرایض سرانجام دینے کے بعد 1999ء میں پروفیسر محمد امین اندرابی کے دور نظامت میں اقبال انسٹی ٹیوٹ میں ریڈر منتخب ہوئے۔ 1999ء ہی میں آپ اسی ادارے کے ڈائریکٹر کے منصب پر فائز ہوئے۔ نامساعد حالات کے باوجود اُنھوں نے اقبال انسٹی ٹیوٹ میں نئی جان ڈال دی اور آج اس اِدارے کا شُمار عالمی شہرت کے تحقیقی اداروں میں ہوتا ہے۔

وہ انتہائی فعال، متحرک اور غیر معمولی جذبہ سے سرشار ہیں۔ اُنھوں نے اقبال انسٹی ٹیوٹ کو محض ایک ریسرچ سینٹر کے تنگ دائرے سے نکال ایک منظم ادارہ بنادیا۔ تحقیق و تدقیق کی سرگرمیوں کے علاوہ اُنھوں نے اقبالیات سے متعلق دیگر ابعاد پر کام کا آغاز کردیا۔ چنانچہ یہ اُن ہی کے دور کا امتیاز ہے کہ اقبال انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ اہتمام سالانہ اعلیٰ پائے کی سیرت کانفرنسوں کا انعقاد عمل میں آتا ہے جن میں عُلمائے دین کے علاوہ ممتاز دانش ور، مورخ اور شعرا شامل ہوتے ہیں اور ختم نبوت آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات مبارکہ کے مختلف گوشوں کو منور کرتے ہیں۔ ان اجتماعات میں حاضرین کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ جس کی مثال یونیورسٹی کے دوسرے شعبوں کے پروگرام پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

پروفیسر بشیر احمد نحوی نے اقبال کے بارے مختلف موضوعات پر سیمینار کے انعقاد اور کتابوں کی تصنیف وتالیف کا جامع پروگرام بنایا ہے۔ ان سرگرمیوں کے علاوہ اُنھوں نے خود بھی اقبال کے فن وفکر پر اپنی تحقیقی کاوشیں منظرِ عام پر لانے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ بشیر احمد نحوی کے دور نظامت میں چھ درجن کے قریب ریاستی اور قومی سطح کے سمیناروں اور محافل سیرت کا انعقاد عمل میں آیا جن میں متعدد علمائے دین، ماہرین اقبالیات، سرکردہ محققین، ادبا اور شعرا حضرات اپنے مقالات، تحقیقات اور

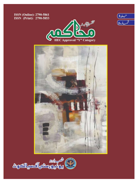

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

منظومات پیش کر کے سامعین سے داد کی تحسین حاصل کر چکے ہیں۔بشیر احمد نحوی کی رہنمائی میں ہر سال مختلف موضوعات پر سیمینار ہوتے رہتے ہیں۔چند اہم سیمیناروں کے نام یہ ہیں:

وہ دانائے سُبل ختم الرُسل صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اقبلؔ اور معاصر نظامِ تعلیم، اقبالؔ اور تعمیر آدمیت، اقبالیات کے گذشتہ دس سال (ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ)، پروفیسر جگن ناتھ آزاد سیمینار، حکیم منظور ادیب و سخن ور، اقبالیات امکانات وخدمات وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔بشیر احمد نحوی کی شعبہ اقبالیات کی سربراہی میں ادارے کو وقار ملا۔پروفیسر بشیر احمد نحوی نے جب سے اس ادارے کی صدارت کا منصب سنبھالا تب سے اس میں ایک نئی شان وشوکت آگئی ہے اور ایک نئی حرکت و حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ان کے دورِ نظامت میں اس انسٹی ٹیوٹ کے اہتمام سے بیسیوں سیمیناروں، توسیعی خطبات اور مشاعروں کا انعقاد کیا جاتا رہا اور کئی مطبوعات بھی منظر عام پر آگئی ہیں۔اب تو اِقبالیاتی فکر و ادب الماریوں کے خانوں سے نکل کر محفلوں، مجلسوں اور مباحثوں کا موضوع بننے لگا ہے۔

نئی نسل میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے واقفیت پیدا کرنے کے لیے مقبوضہ کشمیر میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد نحوی نے ریاست گیر سطح پر "سیرت کویز" کا اہتمام کرایا جس کے تین راونڈ یونیورسٹی ہی میں منعقد ہوئے۔اس سیرت کویز میں اوّل آنے والے کو عُمرہ کرنے کا ٹکٹ دیا گیا۔یہ امتیاز اور اعزاز غالباً پُورے برصغیر کے کسی ادارے کو حاصل نہیں۔پروفیسر بشیر احمد نحوی وہاں کے مُخیّر حضرات کو ان پروگراموں میں شامل ہونے پر آمادہ کرتے ہیں جن کی مدد سے ایسے غیر معمولی انعامات ممکن ہوسکتے ہیں۔اس ضمن میں اقبالیات کے محقق ڈاکٹر حارث حمزہ لون، "اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر کی اقبالیاتی خدمات" میں رقم طراز ہیں:

> "فکر اقبال کی معنویت سے اب ہر عام اور خاص مستفید ہو رہے ہیں۔ان تمام سیمیناروں، مذاکروں اور مباحثوں کا اہتمام وانتظام بہت اچھے طریقے سے ہر برس کراتے رہے ہیں۔جن میں اقبال کو بھی دل چسپی تھی۔زیادہ تر سیمیناروں اور مشاعروں کے پروگرام کراتے تھے۔2001ء میں پہلی بار اقبال انسٹی ٹیوٹ کے اہتمام سے کل ریاستی سیرت کوئز کا اہتمام پروفیسر بشیر احمد نحوی نے کرایا۔جس کے اول انعام یافتہ فرسٹ پرائز ونر First Prize Winner عمرہ کی ٹکٹ سے نوازا گیا۔اسی طرح سے اب مضمون نویسی اور تقریر بازی کا بھی اہتمام ہر سال کیا جاتا رہا ہے۔سال 2003ء کے ماہ ستمبر میں پروفیسر بشیر احمد نحوی ایک دو روزہ عظیم الشان نیشنل سیمینار کو منعقد کرنے میں کام یاب ہو گئے جس

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

میں شرکت کرنے کے ہے لئے ریاست جموں وکشمیر کے علاوہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے مقتدر اصحابِ علم اور ماہرین اقبالیات تشریف لے آئے اور یہاں "اقبالیات کے گذشتہ دس سال" کے عنوان پر اپنے مقالات پیش کئے جن میں مدعو سامعین محفوظ بھی ہوئے اور مقبوضہ کشمیر میں فکرِ اقبال کے فروغ کے لیے اقبالیاتی ادب میں بھی گراں قدر اضافہ ہوا۔ ان ممتاز محققین و ادبا میں پروفیسر آفاق احمد (بھوپال)، پروفیسر عبد الحق (دہلی)، پروفیسر علی احمد فاطمی (الہ آباد)، پروفیسر ظہور الدین (جموں) اور ڈاکٹر محمد اسد اللہ وانی (جموں) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں" (11)

پروفیسر بشیر احمد نحوی اپنے فکر و دانش اور ریاضت و نظامت کے بل پر اقبالیاتی ادب میں ممتاز مقام پر نظر آتے ہیں۔ کیوں کہ اقبالیاتی ادب میں آپ کی بیش بہا خدمات کا اعتراف ماہرین اقبالیات بھی کرتے ہیں۔ اقبالیات سے تعلق رکھنے والے اہل علم میں سے شاید ہی کوئی ایسا نظر آئے گا جو اقبال انسٹی ٹیوٹ کشمیر یونی ورسٹی کے علمی کام سے واقف نہ ہو۔ اپنی فکر و دانش اور ذہنی رجحان کی وجہ سے پروفیسر بشیر احمد نحوی اقبالیاتی ادب میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ وہ اپنی محنت اور اہلیت کی بنا پر کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ اقبالیات کے ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز رہے اور گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کے دور نظامت میں اردو ادب اور اقبالیات کے ضمن میں بیش بہا کام ہوا۔ اِن کے دور میں نئی نسل میں صالح اقدار کو علامہ اقبال کے حوالے سے عام کرنے کی کوششیں ہوئیں وہ یقینی طور پر قابل تحسین ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر بدر الدین بٹ لکھتے ہیں:

"بشیر احمد نحوی نے یونیورسٹی کی حدود سے باہر قمریہ ہائیر اسکینڈری اسکول گاندربل، کشمیر کالج آف ایجوکیشن سوپور، گورنمنٹ ڈگری کالج بارہمولہ جیسے اداروں کے تعاون و اشتراک سے مباحثوں اور مذاکروں کا انعقاد کیا گیا تاکہ نئی نسل میں اقبل کا ر بصیرت عام ہو اور سماج کے تئیں انھیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ کلام اقبال کو گھر گھر پہنچانے کے لیے خوبصورت سکرٹ س میں اس کو شائع کیا اور رعایتی داموں پر ان سکرٹ س کو فروخت کیا جاتا ہے" (12)

در حقیقت پروفیسر بشیر احمد نحوی نے یہاں کے نو آموز ادبا اور محققینِ اقبال کو کافی حد تک تصنیف و تالیف کے مواقع بہم فرما کر ان کی گراں قدر حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتوں کے جوہر بھی پروان چڑھائے۔ نو آموز ادیبوں اور محققوں نے آپ کی سربراہی میں متعدد مقالے شعبے کے سالناموں یعنی اقبالیات وغیرہ میں سپرد قلم کر کے یقیناً اپنے آپ میں خود اعتمادی کا جذبہ بیدار کیا۔ پروفیسر بشیر احمد نحوی کا یہ طرزِ عمل یقیناً قابلِ تحسین و تبریک ہی نہیں بل کہ قابل تقلید بھی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد نحوی ایک اعلیٰ درجے کے خطیب، ادیب اور قلم کار ہیں۔ ان کی ادارت کے دوران اقبال انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے اقبالیات کے

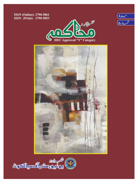

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

نو شماروں (شمارہ نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳) کے علاوہ تین درجن کے قریب مطبوعات شایع ہو چکی ہیں۔ ان کی اپنی تصانیف اور مرتب شدہ کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے جو اقبال انسٹی ٹیوٹ نے شایع کرائی ہیں:

(1)	اقبال ایک تجزیہ	2000ء	مرتبہ
(2)	اقبال کی تجلیات	2000ء	مرتبہ
(3)	نفحات اقبال	2000ء	مرتبہ
(4)	وہ دانائے سبل ختمِ الرسل	2001ء	مرتبہ
(5)	راز الوند	2002ء	مرتبہ
(6)	فکر آزاد	2007ء	مرتبہ
(7)	ارمغان نحوی	2007ء	مرتبہ
(8)	اقبالیات گذشتہ دس سال	2004ء	مرتبہ
(9)	اقبال بحر خیال	2007ء	مرتبہ

(10) اقبالیات کے شمارہ نمبر 12، 13، 16، 17، 18، 19، 20، 23 شامل ہیں۔

بشیر احمد نحوی کی درج ذیل انگریزی کتب بھی اس دوران ادارہ کی طرف سے شایع ہوئی ہیں:

(1). "Iqbal's multiformity Complied"

(2). "Iqbal's idea of self"

(3). "Iqbal's religio-philosophical ideas"

علاوہ ازیں موصوف نے درج ذیل کتب (ادارہ سے باہر) از خود شایع کی ہیں:

(1)	اقبال-افکار و احوال	1989ء

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

(2) محسوسات (منتخب مضامین) 1990ء

(3) مسائل تصوف اور اقبال 2001ء

(4) اقبال۔ عرفان کی آواز 2001ء

پروفیسر بشیر احمد نحوی تقریباً بارہ سال تک اقبال انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر رہے۔ ان کی خدمات مثالی ہیں۔ اُن تمام مضامین و کتب میں موصوف نے اقبال کے بہت سے گوشوں کی نقاب کشائی کی ہے۔ ان کی اقبال شناسی، اقبال فہمی، اقبال نوازی ان تمام مضامین وکتب سے نمایاں ہوتی ہے۔ بشیر احمد نحوی نے اقبالیات سے متعلق ایسا ذخیرہ ادب اُردو دنیا کو دیا جس کی توقع بشیر احمد نحوی کے بغیر کسی اور سے نہیں کی جاسکتی۔ اقبال انسٹی ٹیوٹ میں علامہ قبال کا جب بھی کہیں ذکر ہو گا پروفیسر بشیر احمد نحوی کا ذکر بھی ساتھ ساتھ لیا جائے گا۔ ڈاکٹر بدر الدین بٹ رقم طراز ہیں:

> "پروفیسر بشیر احمد نحوی کی ذاتی اور انتھک کوششوں کے نتیجے میں یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر جناب پروفیسر عبدالواحد قریشی نے اقبال انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کے لیے ایک کروڑ سولہ لاکھ روپے کی خطیر رقم منظور کی۔ اس بلڈنگ میں تمام جدید ترین سہولیات میسر ہوں گی جو ایک تحقیقی ادارے کے لیے ازحد ضروری ہیں"(13)

مگر بدقسمتی کی وجہ سے یہ عمارت پروفیسر نحوی کی جانشین کے دور نظامت میں کچھ بد خواہوں اور ناعاقبت اندیشوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ہاتھ سے نکل گئی۔ اس واقعہ پر اور ان لوگوں پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ پروفیسر بشیر احمد نحوی مذکورہ ادارے کے ڈائریکٹر تقریباً سولہ سال تک رہے اور اس دوران میں اس ادارے کو اوج ثریا تک لے گئے۔ علاوہ ازیں آپ کشمیر یونی ورسٹی کے ساوتھ کیمپس کے ڈائریکٹر اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس جیسے اعلیٰ مناسب پر اپنے فرائض منصبی بخوبی نبھاتے رہے۔ اِسلامی علوم کے ساتھ ساتھ تاریخ، سیاسیات، عمرانیات، اقبالیات، اردو، انگریزی، فارسی اور کشمیری ادبیات کے ساتھ آپ کو کافی شغف ہے۔

تصوف کے ساتھ آپ کی دل چسپی قابل ستائش ہے۔ اقبالیات سے متعلق کوئی بھی کام ہو، کوئی بھی سیمینار، کانفرنس، مباحثہ یا مذاکرہ ہو، بشیر نحوی کے ذکر خیر کے بغیر ادھورا ہی متصور ہو گا۔ اقبالیات کے علاوہ قرآنیات، احادیث نبوی، واقعات اولیاء واتقیاسے شناسائی میں موصوف کسی سے پیچھے نہیں۔ بشیر نحوی کی خطابت اور تقریر دل نشیں، مدلل، سلیس اور اشعار و اقوال سے

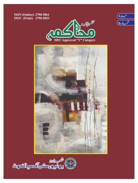

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

مزین ہوا کرتی ہے۔ آپ کی تحریر آپ کی تقریر کی طرح متنوع، جان دار اور جاذب نظر ہوا کرتی ہے۔ اِن کی تحریروں میں اِصلاحی، اِسلامی تعمیری، اِنقلابی واِجتہادی موضوعات کا خوب صورت اِمتزاج دیکھنے کو ملتا ہے۔ اِن کا حافظہ سیکڑوں نہیں بل کہ ہزاروں اشعار کا مخزن ہے۔ بشیر احمد نحوی صحیح معنوں میں علامہ اقبال کے مقلد محبت اور عاشق ہیں۔ حافظِ کلامِ اقبال کے لقب سے آپ نہ صرف جموں و کشمیر ہی میں معروف ہیں بل کہ برصغیر ہند و پاک کے علمی حلقوں میں ایک نام پیدا کر چکے ہیں۔ اب تک تقریباً ستّر سے زائد ایم۔ فل اور پی ایچ۔ ڈی اسکالرز کی انھوں نے تربیت کی ہے اور ان میں تقریباً ایک درجن سے زاید محقق خواتین و حضرات ملک کے مختلف جامعات اور کالجوں میں اپنی درسی اور دیگر منصبی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ اِس وقت بھی کئی سکالرز آپ کی زیر تربیت فکریاتِ اقبال کے حوالے سے مختلف موضوعات پر اپنی تحقیقی سرگرمیوں میں منہمک ہیں۔ اقبال انسٹی آف کلچر اینڈ فلاسفی کی مطبوعات و تالیفات کے علاوہ اقبالیات پر بشیر احمد نحوی نے ذاتی طور پر کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد نحوی کی آواز، معلومات اور طرزِ تخاطب یقیناً منفرد ہے۔ اِقبالیات کے علاوہ اسلامیات، قرآنیات، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، واقعاتِ اولیا سے شناسائی میں موصوف کسی سے پیچھے نہیں۔ ان کا اندازِ خطابت اور تقریر دل نشین، مدلل، سلیس اور اشعار و اقوال سے مزین ہوا کرتی ہے۔ اِن کی تحریر، تقریر کی طرح متنوع، جان دار اور جاذب نظر ہوا کرتی ہے۔ اس ضمن میں اُردو ادب کی بہت بڑی شخصیت پروفیسر حمید نسیم رفیع آبادی رقمطراز ہیں:

"غرض جس پہلو سے بھی دیکھا جائے جناب بشیر احمد نحوی گوناگُوں اوصافِ حمیدہ کے حامل ہیں۔ آپ کی روشن جبین سے شرافت اور نجابت کی اقدار جھلکتی ہیں، اِسی طرح علم و حِکمت کا اُبھلتا ہوا چشمہ آپ کے دہانِ دُرفشاں سے رواں ہوتا ہے۔ آپ نہایت ہی متواضع، شریف النفس اور مرنجان مرنج انسان واقع ہوئے ہیں۔ دوستوں کے دوست اور رفیقوں کے رفیق ہونے کے باوجود آپ اپنی خودداری اور عزت نفس کی حفاظت کرنا خوب جانتے ہیں۔ ایک مکمل شخصیت جو علم واَدب اور دین و تصوف کے بنیادی ماخذ سے وابستہ و پیوستہ ہو، بشیر احمد نحوی کی شخصیت ہے" (14)

مقبوضہ کشمیر میں فکرِ اقبال کے حوالے سے بشیر احمد نحوی کی تعلیمات کا تحقیقی، تنقیدی و توضیحی مطالعہ مثالی ہے۔ اقبلؔ کے یوم ولادت اور یوم وصال کے موقعوں پر بڑی شاندار اور رُوح پرور مجالس کا انعقاد ہوتا ہے جن میں نہ صرف یونیورسٹی سے بلکہ یونیورسٹی کے باہر سے عاشقانِ اقبال کی بڑی تعداد شمولیت کرتی ہے۔ ان پروگراموں میں اقبلؔ کی شخصیت، فن و فکر اور اُن کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر مقالات اور تقاریر پیش کی جاتی ہیں۔ جو بہت ہی معیاری اور ایمان افروز ہوتی ہیں۔

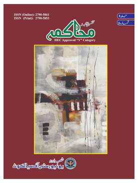

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

حوالہ جات

1. نحوی، بشیر احمد، ڈاکٹر، مرتب: "ارمغانِ نحوی"، (بجبہاڑہ کشمیر: ادارہ ترقی علم وادب، نحوی منزل، کالونی روڈ، 2007ء)، ص:282
2. بدرالدین بٹ، ڈاکٹر، "جامعہ کشمیر اور اقبالیات"، (سری نگر: مخدومی پرنٹرز، فروری 2009ء)، ص:515
3. نحوی، بشیر احمد، ڈاکٹر، مرتب: "ارمغانِ نحوی"۔ ص:426
4. نحوی، بشیر احمد، ڈاکٹر، مرتب: "ارمغانِ نحوی"۔ ص:289
5. نحوی، بشیر احمد، ڈاکٹر، مرتب: "تاریخ الانبیاء"، (بجبہاڑہ کشمیر: ادارۂ ترقی علم وادب، نحوی منزل، کالونی روڈ، بار سوم مارچ 2007ء)، ص:5،6
6. نحوی، بشیر احمد، ڈاکٹر، "محسوسات"، (میری ابتدائی تحریرات)، ص:114
7. آزاد، جان محمد، "جموں کشمیر کے اُردو مصنفین"، (کشمیر: جموں اینڈ کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف آرٹ کلچر لینگویجز، 2004ء)، ص:321
8. نحوی، بشیر احمد، ڈاکٹر، "محسوسات"، (میری ابتدائی تحریرات)، ص:114
9. بدرالدین بٹ، ڈاکٹر، "جامعہ کشمیر اور اقبالیات"۔ (سری نگر: مخدومی پرنٹرز، فروری 2009ء)، ص:515
10. بدرالدین بٹ، ڈاکٹر، "جامعہ کشمیر اور اقبالیات"۔ ص:516
11. حارث حمزہ لون، ڈاکٹر، "اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر کی اقبالیاتی خدمات"، (نئی دہلی: کریٹیو اسٹار پبلی کیشنز، دسمبر 2020ء)، ص:212،213
12. بدرالدین بٹ، ڈاکٹر، "جامعہ کشمیر اور اقبالیات"۔ ص:339
13. بدرالدین بٹ، ڈاکٹر، "جامعہ کشمیر اور اقبالیات"۔ ص:340
14. فیض قاضی آبادی، ڈاکٹر، مرتب، "پروفیسر بشیر احمد نحوی قدم بہ قدم منزل بہ منزل"، (سری نگر: ٹی۔ ایف۔ سی، سنٹر گاؤکدل، 2020ء)، ص:41